إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۳ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش | ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۹ ھ | ۳ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷۴

یوم پیشوایانِ مذاہب کا شاندار جلسہ

قادیان یکم ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے پیش نظر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر مقامی انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام آج یوم پیشوایان مذاہب پر جلسہ کیا گیا۔ جس کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

قریباً دس بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ جلسہ شروع ہوا۔ مستورات کے لئے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں بذریعہ آلہ نشر الصوت تقاریر سننے کا انتظام تھا:۔

حضرت گوتم بدھ

سب سے پہلی تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت گوتم بدھ کے سوانح حیات پر کی۔ جس میں فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی دنیا پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کہ آپ نے تمام اقوام کو ایک دوسرے کے پیشواؤں کی عزت و تعظیم کی تعلیم دی اور بتایا ہے۔ کہ ازروئے شریعت اسلام خدا کے انبیاء ہر قوم اور ہر ملک میں آئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی۔ جن کا مذہب راسخ ہوگیا۔ اور جن کے پیرو ہزاروں اور لاکھوں پیدا ہوگئے۔ وہ یقیناً سچے ہی تھے ان پیشوایانِ مذاہب میں سے ایک حضرت بدھ بھی ہیں جن کے ماننے والے اب بھی کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں تمام مذاہب سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کو اس سے اتفاق نہیں کیونکہ مسلمان ان سے زیادہ ہیں۔ بہر حال اس میں شبہ نہیں۔ کہ حضرت بدھ کے ماننے والوں کی دنیا میں بہت بڑی تعداد موجود ہے اور یہ ان کی قبولیت کا بہت بڑا ثبوت ہے:۔

حضرت بدھ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت مشابہت ہے مثلاً حضرت بدھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۲۰۰ سال قبل ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۳۰۰ سال بعد ہوئے۔ حضرت بدھ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر جس طرح حضرت گوتم بدھ کو قتل کرنے کے لئے بڑی کوششیں کی گئیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قتل کے لئے مخالفین نے بڑے منصوبے کئے:۔

حضرت گوتم بدھ نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ بے شک انسان اپنے لئے اور اپنی بیوی بچوں کے لئے کام کرے۔ مگر اس میں اعتدال اختیار کرے۔ اور ہر کام میں خدا کی رضا مدنظر رہے۔ گویا دست بکار اور دل بایار کے مشابہ ہو۔ یہی تعلیم تمام انبیاء نے دی ہے:۔

حضرت مفتی صاحب کے بعد پنڈت گورپرشاد صاحب شاد نے رادھا سوامی مت کی تعلیم پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے اپنی نظم سنائی:۔

حضرت بابا نانک رح

پھر گیانی دیوان سنگھ صاحب امرتسری نے پنجابی میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گورونانک دیوجی مہاراج کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ یہاں تک کہ ان کے نام سے مسلمانوں کو بھی بہت رغبت ہے۔ خاص کر احمدی جماعت کو شری گورونانک جی مہاراج سے بہت بڑا عشق ہے۔ اس کے بعد گیانی صاحب نے حضرت باوا صاحب کی زندگی کے بعض واقعات وحالات سنائے۔ اس کے بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر تقریر کی جس میں فرمایا۔ کہ دنیا میں ہمیشہ تدریجاً ترقی ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف ترقی کرتے ہیں۔ وہ بھی یکدم اعلےٰ مقام پر نہیں پہونچ جاتے۔ بلکہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں۔ یہی خدا تعالےٰ نے نسلِ انسانی کو ترقی دینے کے لئے اس کے مناسبِ حال ہر زمانہ میں ہدایت نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ جب انسان مکمل ہدایت کو سمجھنے کے قابل ہوا۔ تو یہ وہی زمانہ تھا۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکمل ہدایت نامہ یعنی قرآن مجید دے کر مبعوث فرمایا۔ اور جیسا کہ بچہ جب جوان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی بچپن کی زبان ترک کر دیتا ہے اور اس کی زبان ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مکمل ہدایت نامہ یعنی قرآن مجید کی زبان بھی ترقی یافتہ ہے۔ برخلاف دیگر ہدایت ناموں کی زبانوں کے جو تنزل پر تنزل کرتی جا رہی ہیں۔ پھر جس طرح بچہ کے ساتھ بات کرتے وقت ایک عالم فاضل باپ کو بھی تنزل کر کے اس کی زبان میں باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اور اسے سمجھانے کے لئے کوئی دلیل کارگر نہیں ہوتی۔ بلکہ ڈر یا خوشی پیدا کر کے سمجھائی جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی الہامی کتب میں دلائل نہیں۔ بلکہ کوئی بات پیش کرتے ہوئے ڈرایا یا خوش کیا گیا ہے۔ مگر قرآن کریم میں ہر بات کے متعلق دلائل دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل نبی۔ اور حضور علیہ السلام کے ہدایت نامہ کو مکمل و عالمگیر صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر جس طرح ایک ایم۔ اے الف۔ ب حروف اور ان کے استاد کو غلط نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح ہم ان انبیاء کے ارشادات کو جو ابتدائے دنیا میں آئے جھوٹا نہیں کہتے۔ اور نہ ان کے ہدایت ناموں کو غلط کہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اپنے وقت کے لحاظ سے وہ بے شک کافی تھے۔ مگر ایسے ہی جیسے ایک بچہ کے لئے چھوٹے کپڑے اور معمولی زبان۔ مگر جب وہ جوان ہو جاتا ہے۔ تو ان کو ترک کر دینا پڑتا ہے۔

حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد قیس مینائی صاحب نے دلچسپ نظم سنائی۔ پھر پنڈت دولت رام صاحب قادیان نے حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی کے سوانح پر اپنا تحریری مضمون پڑھا۔ جس کے آخر پر یوم پیشوایانِ مذاہب کے متعلق بیان کیا۔ کہ ایسے جلسوں کا انعقاد واقعی مختلف قوموں میں صلح و محبت پیدا کرنے کا ایک مبارک قدم ہے۔ اسے مستقل شکل دینی چاہیئے۔

پھر شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے حضرت کرشن جی کی پاکیزہ زندگی کے بعض حالات اور واقعات سنائے؛

حضرت کنفیوشس

پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب نے حضرت کنفیوشس کے حالات و تعلیمات کے متعلق تقریر کی۔

حضرت زرتشت

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے حضرت زرتشت کے اخلاق اور حالات سنائے۔ ان کی مجاہدانہ زندگی۔ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کوشش۔ دشمنوں پر غلبہ پانا وغیرہ بیان کرتے ہوئے آخر پر ان کی اس پیشگوئی کا ذکر کیا جو دساتیر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اب تک موجود ہے۔

جناب صدر کی تقریر

آخر میں جناب چودہری فتح محمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے منتظمین جلسہ کو بعض نہایت ضروری ہدایات دیں۔ آپ نے فرمایا اتنے اہم جلسہ میں تقریر کرنے والوں کے لئے ۱۰۔ ۱۵ منٹ وقت رکھنا قطعاً موزوں نہیں ہے۔ اتنے قلیل وقت میں کسی مذہب کے پیشوا کے متعلق کوئی تحقیقی مضمون نہیں پیش کیا جا سکتا۔ اور عام حالات جو سب لوگ پہلے ہی جانتے ہیں۔ انکے بیان کرنے سے کیا فائدہ۔ چاہیئے یہ ہے کہ ہر لیکچرار کے لئے مناسب وقت رکھا جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی مضمون ہو وہ اس کے متعلق ایسی تیاری کر کے پیش کرے۔ جو نتیجہ خیز اور معلومات میں اضافہ کرنے والی ہو۔

جناب صدر کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ایک بجے ختم ہوا

۸ دسمبر ۱۹۴۰ء اور تحریک جدید سال ششم کا چندہ

مجاہدین تحریک جدید کا وہ حصہ جو سال ششم کے وعدے اب تک ادا نہیں کر سکا۔ وہ نوٹ کرے۔ کہ ان کا وعدہ ۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کی شام تک مرکز میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ تا ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء کی میعاد کے اندر ان کی ادائیگی شمار کی جائے؛ فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست ہائے دُعا

سید اختر احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر پٹنہ کالج کے والد سید وزارت حسین صاحب پراونشل نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ اور ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے نیز سید محمد سعید سلیم صاحب قادیان کی چھوٹی لڑکی بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے؛

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ فتح ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے سات بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش اور حرارت کی تا حال تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید نزلہ ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل سے پھر کچھ تکلیف میں اضافہ ہے۔ زکام اور کھانسی بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تا حال علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل شب کو لاہور سے مسٹر عبد الکریم صاحب نیازی ایم۔ اے انکم ٹیکس انسپکٹر اور مسٹر سجاد سرور صاحب نیازی بی۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو لاہور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں تشریف لائے اور آج واپس چلے گئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے بھی مشرف ہوئے؛

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں کے متعلق اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید سال ہفتم کی مالی قربانیوں کا مطالبہ فرماتے ہوئے وعدوں کی آخری تاریخ ۷ جنوری ۱۹۴۱ء مقرر فرمائی ہے۔ لیکن یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ کہ دوست اپنے وعدے جلسہ سالانہ سے قبل لکھا دیں۔ کئی دوست ہیں جو دس سال کا چندہ دے چکے ہیں۔ اور کئی ہیں جنہوں نے چھٹے سال کا چندہ ادا کر کے اس کے ساتھ ہی ساتویں سال کا وعدہ پیش کر دیا ہے۔ ان میں جماعتی رنگ میں جماعت کریام ہے۔ جس کے سیکرٹری مال تحریک جدید چودہری عبد الغنی خانصاحب اپنی ماہوار آمدنی سے تقریباً ڈیوڑھا چندہ دے رہے ہیں۔ اور اپنا چندہ شروع سال میں ہی ادا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعت کا وعدہ گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ۱۰۵ روپے کا بھیجا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ دو دوست اس جگہ موجود نہیں۔ ان کے آنے پر ان کے وعدے بھی پیش کئے جائیں گے۔ اور جماعت پنڈی چری نے بھی چھٹے سال کا چندہ دے کر ساتویں سال کی فہرست اضافہ کے ساتھ ۸۰ روپے کی پیش کر دی ہے۔ اب تحریک جدید کا مطالبہ ہونے پر قادیان سے سب سے پہلا وعدہ محلہ دار الانوار کا حضور کی خدمت میں پیش ہوا جو ۱۶۸۷ کا گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہے۔ اس کے سیکرٹری مال مولوی نور احمد صاحب ہیں۔ جنہوں نے ساتویں سال کے وعدے بہت جلد حاصل کر کے فہرست بھیجدی ہے۔ قادیان کے باقی حصوں میں کام جاری ہے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد اضافہ کے ساتھ حضور کے پیش کرنی چاہئیں۔ اور بڑی جماعتوں کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ ان کے وہ احباب جو کسی وجہ سے معذور تھے۔ اور حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ اب ان کو شامل کر کے گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ کریں۔

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے فارم کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سادہ کاغذ پر وعدہ کرنے والے کا نام و پتہ اور چھٹے سال کا وعدہ لکھ کر اس کے آگے ساتویں سال کا وعدہ لکھ دینا کافی ہے۔ اس کے ساتھ یہ نوٹ کر دینا چاہیئے۔ کہ ساتویں سال کی رقم کس ماہ میں ادا کرنا ہے۔ یا قسط کس وقت سے شروع ہوگی۔ پس ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ حضور کی خدمت میں جلد سے جلد پیش ہو جائے۔

فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا پیش کردہ بلند معیارِ صداقت

اسلام کا جہاں یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وُہ تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ وہاں وُہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اس سے قبل جو مذاہب آئے۔ وُہ بھی صداقتوں اور خوبیوں کے حامل تھے۔ لیکن وُہ سب صداقتیں ابتدائی مراحل پر تھیں۔ اور نامکمّل اور ادھوری تھیں۔ اسلام نے ان کو کامل رنگ میں دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی صداقت لے لی جائے۔ جو پہلے ادیان میں موجود ہو۔ اور پھر اسے اسلام کی پیشکردہ صورت کے مقابل رکھ کر دیکھا جائے۔ تو اسلام کی فضیلت اور اس کا کمال اَظہرمن الشّمس ہو گا۔ مثلاً سچائی ہے۔ ہر مذہب کی یہ تعلیم ہے۔ کہ سچ بولو۔ کوئی مذہب بھی اپنے ماننے والوں کو کذب بیانی کی تلقین نہیں کرتا۔ اور اسلام بھی یہی کہتا ہے اب ایک ظاہر بین کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلام اور دوسرے مذاہب کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں راست گوئی سکھاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں۔ بے شک ہندو دھرم اور عیسائیت بھی سچ بولنے کا حکم دیتی ہے۔ اور اسلام بھی۔ لیکن اسلام کا معیار راست گوئی سب مذاہب سے بلند ہے۔ ہندو دھرم کی راست گوئی کا اظہار شری ۱۰۰۸ سوامی گنگیشورانند جی مہاراج نے ۲۷ نومبر کو سناتن دھرم سبھا لاہور کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر یوں کیا:۔ کہ

"ایک دولت مند کا ڈاکو پیچھا کر رہے ہیں۔ دولت مند غار میں چھپ جاتا ہے۔ ڈاکو آپ سے اس کا پتہ دریافت کرتے ہیں۔ چاہیئے۔ تو یہ کہ آپ خاموش رہیں۔ اور مون برت دھارن کریں۔ لیکن اگر آپ کے پرانوں پر کشٹ آجائے۔ اور وُہ دشٹ آپ کو مارنے کے درپے ہو جائیں۔ تو آپ کو اس موقعہ پر جھوٹ بول کر اس دولت مند کی جان بچانی چاہیئے۔ آپ کا جھوٹ پاپ نہیں پُن ہے۔ اگرچہ عام حالت میں جھوٹ بولنا پاپ ہے۔ لیکن خاص حالات میں یہ پاپ نہیں۔ بلکہ پُن بن جاتا ہے!"

(ویر بھارت ۲۹۔ نومبر ۱۹۴۰ء)

سچ کے متعلق ہندو دھرم کی یہ تعلیم ہے گو کسی تکلیف سے بچنے کے لئے اگر مریح جھوٹ بھی بولنا پڑے۔ تو بول لینا چاہیئے۔ اس وقت وُہ جھوٹ نہیں ہو گا۔ بلکہ سچ بن جائے گا۔ پاپ نہیں رہے گا۔ بلکہ پُن ہو جائے گا۔ اور جب اس آسانی سے جھوٹ سچ بن جائے۔ تو پھر شائد ہی کوئی موقعہ سچ بولنے کا پیدا ہو سکے۔ اور کسی اہم خطرہ کے وقت سچ بولنا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کسی شخص کا کوئی رشتہ دار کسی کو اس کے سامنے قتل کر دیتا ہے۔ اس حادثہ کے متعلق اگر اس چشم دید گواہ سے شہادت طلب کی جائے۔ تو ویدک دھرم اسے سچ بولنے کی بجائے جھوٹ بولنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی سے کوئی قصور سرزد ہو جائے۔ اور اس وجہ سے کوئی تکلیف پہونچ سکتی ہے۔ تو اس کا جھوٹ بولنا پُن بن جاتا ہے۔ اس صورتِ حال کو وسیع کرتے کرتے جہاں تک جی چاہے لے جایئے۔ اس کے ماتحت ہر حال میں جھوٹ بولنے کے لئے کوئی نہ کوئی عذر اور بہانہ ضرور مل جائے گا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ تعلیم ناقص ہے۔ اور راست گوئی کا یہ معیار قابلِ قدر نہیں۔ اس تعلیم کے معنے یہ ہیں کہ جب آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو۔ یا بدرجۂ اقل بنی نوع انسان میں سے کسی فرد کو کوئی خطرہ درپیش ہو۔ تو جھوٹ بول لینا جائز ہے۔ گویا سچ صرف اس صُورت میں بولنا چاہیئے۔ جب کوئی خطرہ نہ ہو۔ مگر یہ کونسی بڑی بات ہے۔ کوئی بے وقوف ہی ہو گا۔ جو ایسے وقت میں بھی سچ نہ بولے جب اسے کسی قسم کے خطرہ کا احتمال نہ ہو۔ ورنہ ایسی حالت میں کسی کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ جھُوٹ تو آدمی بولتا ہی اس وقت ہے۔ جب سچ بولنے میں وُہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنے لئے یا کسی اور کے لئے خطرہ محسُوس کرتا ہے۔ اور جب ایسی حالت میں جھُوٹ کا جواز تسلیم کر لیا جائے تو سچ کی کوئی قدر وقیمت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔

دراصل انسان کی آزمائش کا وقت وُہی ہوتا ہے۔ جب وُہ کسی مشکل سے دوچار ہو۔ جب اُسے نظر آ رہا ہو۔ کہ ایک طرف تو اسے اپنے یا کسی اور کے جانی و مالی نقصان کا احتمال ہے۔ اور دوسری طرف ایمان کی حفاظت اور بلندی اخلاق کے معیار کو قائم و برقرار رکھنے کا سوال۔ اور وُہ جانتا ہے۔ کہ اس وقت سچ بولنے سے عین ممکن ہے۔ اس کی اپنی ذات کو یا کسی اور کو نقصان پہونچے۔ لیکن اگر وُہ سچ نہیں بولتا۔ تو اخلاقی لحاظ سے اسے خود نقصان پہونچے گا۔ اور اتنی بڑی خوبی کہ جو فطرت انسان کی زینت ہے۔ یعنی صداقت و راست بیانی اس کا دامن اسے چھوڑنا پڑے گا۔ اس وقت وُہ ہر قسم کے ضرر اور نقصان سے بے نیاز ہو کر اور سود و زیاں کا خیال دل سے نکال کر محض سچ کی خاطر سچ بولتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جو بھی تکلیف آئے۔ اسے خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ تب وُہ راست باز کہلا سکتا ہے۔ اور ایسے ہی موقعہ پر سچ بولنے کی تلقین کرنے والا مذہب یہ دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ وُہ حق گوئی سکھاتا ہے۔ والّا عام حالات میں جب جھُوٹ بولنے کی کوئی حاجت ہی نہ ہو۔ ہر شخص سچ بولتا ہے۔ کسی حالت میں بھی سچائی کو ترک نہ کرنے کی تلقین اسلام نے کی ہے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے راست بیانی اور حق گوئی کے اس بلند معیار کو قائم کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیًا او فقیرًا فاللہ اولیٰ بھما۔ یعنی اے مسلمانو! ہر حالت میں عدل و انصاف کو پیشِ نظر رکھو۔ اللہ کی خاطر سچ سچ گواہی دو۔ خواہ وُہ گواہی تمہاری اپنی جانوں کے ہی خلاف پڑتی ہو۔ یا تمہارے والدین کے خلاف ہو۔ یا اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ پھر خواہ کوئی دولت مند ہو۔ یا فقیر۔ کیونکہ اللہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔

اس آیت میں کس وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کہ سچ کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہی اس کا اثر پڑتا ہو۔

چندہ جلسہ سالانہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا عطیہ

امید ہے۔ کہ احباب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ مورخہ ۸۔ نبوت ۱۳۱۹ھش مندرجہ اخبار الفضل ۱۹۔ نبوت ۱۳۱۹ھش پڑھ لیا ہو گا۔ اور حضُور کے ارشاد کی تعمیل میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے کوشش شروع کر دی ہو گی۔ اس ضمن میں احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مبلغ ۵۰۰ روپے کی گرانقدر رقم موصُول ہُوئی ہے۔ جو شرح مقررہ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازئی عمر کے لئے خاص طور پر دُعا کریں۔ اور حضور کے اسوۂ حسنہ کی تقلید کرتے ہُوئے جلد از جلد اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے حضور کی خوشنودی کا باعث اور عنداللہ ماجُور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک غیر مسلم کی شہادت

سردار سوجان سنگھ صاحب قادیان کے نزدیک کے ایک گاؤں بھام کے رہنے والے ہیں۔ تہتر چوہتر سال عمر ہے وہ ۲۶ نومبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت کے لئے قادیان آئے۔ اور اپنے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عطا کردہ ایک کتاب حقیقۃ الوحی بھی لائے۔ ملک صلاح الدین صاحب پرائیوٹ سیکرٹری نے خاکسار سے کہا۔ کہ سردار صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضور کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان سے اگر کوئی روایت مل سکے۔ تو آپ حاصل کرلیں۔ میرے دریافت کرنے پر سردار صاحب موصوف نے مسجد مبارک میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی اور چند اور احباب کے سامنے مندرجہ ذیل باتیں بیان کیں۔

میری عمر ۲۲۔۲۳ سال کی ہوگی جب میں حضرت مرزا صاحب سے ملنے کے لئے پہلے پہل قادیان آیا۔ میں صرف درشن کرنے کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ سنا کرتا تھا۔ کہ مرزا صاحب کو ملنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ مجھے مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ بار بار یہاں آیا کرو۔ میں ان کے زمانہ میں اکثر آیا کرتا تھا۔ مولوی نورالدین صاحب کے زمانہ میں بھی آیا کرتا تھا۔ ان کا بھی حکم تھا کہ کبھی کبھی آیا کرو ایک دفعہ جب میں آیا تو حقیقۃ الوحی کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ مجھے بھی حقیقۃ الوحی منگوا دیں۔ آپ نے کتاب منگوا دی۔ اور میں نے اس کی قیمت ادا کی۔ یہ یاد نہیں رہا۔ کہ کس قدر قیمت ادا کی تھی۔ یہ کتاب میں ہمیشہ پڑھتا رہا ہوں۔ اور کبھی کسی کو نہیں دی۔ اور اس کی ایسی قدر کرتا ہوں۔ جیسے قرآن کریم کی یا گرنتھ صاحب کی۔ اب یہ کتاب میں حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں اس لئے پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کہ میں ضعیف العمر ہوں اور مرنے کے قریب۔ ڈرتا ہوں۔ کہ اگر مر گیا تو میرے بعد کوئی اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ کئی لوگوں نے مجھے کہا۔ کہ یہ کتاب بیچ دو۔ مگر میں نے نہیں بیچی۔ اب خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں۔

یہ کتاب میں نے دیکھی ہے بڑی اچھی حالت میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سردار صاحب نے بہت سنبھال کر رکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ قادیان بہت بڑا شہر بن جائے گا۔ اس وقت یہاں صرف ایک چھوٹی دوکان بزازی کی۔ اور ایک پکوڑوں کی تھی۔ اب یہ بڑا شہر بن چکا ہے۔ میں قریباً ہر جلسہ کے موقعہ پر آتا رہا ہوں۔ پہلے جلسہ اس جگہ ہوتا تھا۔ جہاں اب لنگر خانہ ہے۔ پھر بڑی مسجد میں ہوتا رہا۔ پھر مسجد نور میں اور اب ہائی سکول کے سامنے ہوتا ہے۔

مجھے حضرت صاحب اپنے پاس بلا لیا کرتے تھے۔ سیر کے وقت بھی میں ساتھ جاتا تھا۔ بعض اوقات سیر میں مرزا صاحب کے ساتھ سو سو آدمی ہوتے تھے۔ ایک دفعہ میں ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ مرزا صاحب گورداسپور کسی مقدمہ کے دوران میں گئے ہوئے تھے۔ میں گورداسپور پہونچا۔ اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ مہاراج سنا ہے آپ کسی مقدمہ کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔ فرمایا سوجان سنگھ کوئی فکر کی بات نہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جھوٹ بولنا بہت بُرا ہے جھوٹ سے پرہیز رکھنا۔ حضور مجھ پر بہت مہربان تھے۔ میرے لئے دعا کرتے تھے میں ماں باپ کا ایک ہی لڑکا تھا۔ اب میری نسل سے ۵۳ افراد ہیں۔ جب آپ فرمایا کرتے تھے

[illegible] دور سے لوگ آئینگے۔ تو لوگ مخول کیا کرتے تھے۔ ہمارے اکثر ساتھی کہا کرتے تھے۔ کہ یونہی کہتا ہے۔ مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ

سناتن دھرم سبھا لاہور کے جلسہ میں عبادت الٰہی پر تقریر

سناتن دھرم سبھا لاہور نے اپنے جلسہ منعقدہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۰ء میں مذہبی کانفرنس کا انتظام کیا۔ مضمون "ایشور اپاسنا" یعنی عبادت الٰہی تھا۔ جس پر مختلف مذاہب کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مجوزہ مضمون پر دس منٹ کے قلیل عرصہ میں پر فصاحت تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا۔ کہ خدا ہی وہ غیر محدود ہستی ہے۔ جو عالم کے ذرہ ذرہ کو وجود بخشنے والی ہے۔ پھر تمام کائنات عالم کو پیدا کرکے ایک نظام مقرر کیا۔ انسان کے بشری حوائج اور توفیق اعمال کے علاوہ اسکی روحانی ضروریات بھی اسکے ذمہ ہیں۔ اور اس کے احسانات اس قدر لامحدود ہیں کہ انسان مجبور ہے۔ کہ اس کے حضور سر تسلیم خم کرے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے قلب انسان کو اپنے نور کا تجلی گاہ بنانے کے لئے بھی انتظام فرمایا۔ اور اس نے خود کلام پاک میں وجہ اپاسنا اور طریق بیان فرما دیا۔ کہ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم پھر عبادت الٰہی کی غرض و غائت بیان فرما کر اور انسان کو پیدا کرکے چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ بغیر مانگنے کے تمام سامان اور قوے بھی عطا فرمائے

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ عبادت کیا ہے۔ کامل اطاعت۔ کامل پیروی خدا کے نقش کو قبول کرنا اور اسکی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا اصلی عبادت ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تخلقوا باخلاق اللہ خدا رحمٰن ہے۔ تم بھی انسانوں کے ساتھ رحمانی سلوک کرو۔ اس کے فیضان کی طرح اس کے بندوں کو فیض پہونچاؤ۔ وہ غفور ہے۔ تم بھی بنی نوع انسان کے ساتھ بخشش سے پیش آؤ۔ وہ حکیم ہے۔ تم بھی عقل مند بنو۔ وہ رحیم ہے تم بھی کسی کی محنت کا بہترین بدلہ دو۔ اور اس کو کبھی ضائع نہ کرو۔ وہ علیم ہے۔ تم بھی اس منبع علوم سے علم حاصل کرو۔ غرضکہ تمام اخلاق فاضلہ اور صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا عبادت حقیقی ہے۔

جذبات روحانی کو گرمانے والی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ جس طرح خوبصورت پھول کو دیکھ کر اس کی طرف کشش ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان کو اس حقیقی حسن دلآرا اور منبع محاسن و علوم کی طرف کشش ہونی چاہیئے۔ سمندر کو چھوڑ کر ایک پانی کے قطرہ کو حاصل کرنا نادانی ہے۔ نیز دنیا سے مطمئن قلب جانا اور موت کو وصال الٰہی کا ذریعہ جاننا حقیقی عبادت کا ثبوت ہے۔ اس مقام پر پہونچ کر انسانی روح خود بخود اپنے محبوب حقیقی کی طرف کھیچ جاتی ہے۔ اسلام نے عبادت الٰہی کا ایک بہترین طریق نماز قائم کیا ہے۔ جس کی ابتدا اللہ اکبر سے ہوتی ہے۔ اور انتہاء سلامتی کی کیفیت پر۔ اسلامی نماز میں صفوں کا قیام ہی دنیا میں مساوات کا بہترین طریق ہے۔ حاکم و محکوم کا پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا عالمگیر اصول اور بنی نوع انسان کو جو حقیقی رنگ میں انسانیت کے بخشنے والا طریق ہے۔ غرضکہ خدا کو پانا طریق عبادت کا انتہائی مقصد ہے۔ اسلام نے وہ طریق بتایا۔ کہ جس سے ایمان کا شجر ہمیشہ سرسبز اور ثمرور رہے۔ آج دنیا میں اس اصل کا زندہ ثبوت ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود مبارک ہے۔ وہ خدا جو پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے۔ وہ خدا جو پہلے بولتا تھا آج بھی بولتا ہے۔ جس طرح کہ اس نے اپنے پیارے محبوب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکالمہ فرمایا اور ہم میں ہزاروں ہیں جنہوں نے حضور کے فیضان سے تجربہ سے خدا کو پایا۔ پس یہ وہ طریق ہے۔ جو عبادت الٰہی کے لحاظ سے حقیقی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالجوں کے طلباء کی عدم تربیت اور اس کی وجہ

کالجوں کے بعض طلباء کی افسوسناک اخلاقی حالت اور ناتربیت کے متعلق ایک معزز ہندو نے اخبار سول میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہوئے کالجوں کے احمدی طلباء سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ ثابت کریں گے۔ کیونکہ ان کی ابتداء سے ہی تربیت ایک نظام کے ماتحت ہوتی ہے

گذشتہ دیوالی کی تقریب پر لاہور کالجوں کے بعض طلباء کی عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کی تمام شریف انسانوں نے مذمت کی ہے۔ اور طلباء کے زیادہ سمجھدار طبقہ نے ایک قرارداد میں اس پر ملامت کا اظہار بھی کیا۔ بدقسمتی سے اس قسم کے واقعات بکثرت ہونے لگے ہیں۔ جو کبھی تو شارع عام پر اور کبھی کلاس روم میں۔ اور کبھی میلوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہ امر اس لئے بھی افسوسناک ہے۔ کہ اس قسم کے زیادہ تر ناگوار حوادث دیوالی کی تقریب پر ہوتے ہیں۔ جو ہندوؤں کے نزدیک ایک متبرک تہوار ہے۔

اس نوعیت کے واقعات اس عدم تربیت کی روح کے مظہر ہیں۔ جو کالج کے طلباء میں عام ہے۔ پنجاب کے کالجوں کے اوسط درجے کے طلباء میں استاد کی شخصیت کا احترام مفقود ہے۔ کالجوں میں ہڑتال معمولی بات ہے۔ اور یہ مرض ہندوستان میں اتنا عام ہو چکا ہے کہ کم از کم ایک صوبائی حکومت نے اس کے انسداد کے لئے مؤثر اقدام کا فیصلہ کیا ہے۔ اغلباً دوسری صوبجاتی حکومتیں بھی اسی قسم کے اقدام پر مجبور ہوں گی۔ ان تمام ناگوار واقعات کا اصل باعث کیا ہے؟ ملک کی سیاسی حالت جس کا سول نافرمانی نمایاں پہلو ہے طلباء میں اس قسم کی روح پیدا کرنے کی ذمہ وار ہے جبکہ سیاسی رہنما غیر ملکی جوئے سے نجات حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ کالجوں کے طلباء کالج ڈسپلن کی قیود سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے سیاسی رہنماؤں میں بعض آسانی سے مشتعل ہو جانے والے نوجوانوں کو سیاسی مظاہروں کے لئے آلہ کار بنا رہے ہیں۔ جبکہ کچھ اور لیڈر طلباء میں اثر و رسوخ۔ اور ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی خاطر کالجوں کے منتظمین کے خلاف طلباء کی ہڑتال کی حمایت کرتے رہے ہیں (خواہ قصور طلباء ہی کا ہو) ایسے رہنما، طلباء کی رہنمائی کرنے کی بجائے ان کے رجحانات کی اتباع کر کے طلباء کو اپنے رہبر بنا لینے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ کالجوں کی ہڑتالوں نے قدرتاً پرنسپلوں کی اتھارٹی کو کمزور کر دیا ہے۔ اور طلباء میں بدنظمی کی روح پیدا کر دی ہے۔ جس کا کافی ثبوت پبلک لیکچروں میں ملتا ہے

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے پبلک جلسوں میں طلباء کی اس قسم کی بدتمیزی پر سرزنش کی تھی۔ حال ہی میں حکومت مدراس امر پر مجبور ہوئی ہے کہ وہ یہ حکم صادر کرے کہ ایسے طلباء جو کالجوں میں ہڑتال کرانے میں نمایاں حصہ لیں۔ انہیں سرکاری کالجوں سے نکال دیا جائے۔ اور سرکاری ملازمت کے حق سے محروم کر دیا جائے۔ رائٹ آنریبل وی۔ ایس۔ سرینواس شاستری نے جو کبھی خود استاد تھے۔ اور اب انا ملائی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ حکومت مدراس کے اس فیصلہ پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ حکومت کو صحیح طور پر اس بدنظمی سے متعلق تشویش ہے۔ جو کالجوں کے طلباء کو ان کے فرائض سے غافل و منحرف کر دیتی ہے۔ ہر ماہر تعلیم کو کالجوں کی ہڑتالوں کی مذمت میں حکومت مدراس کے اقدام کی تائید کرنی چاہیئے۔

آنریبل سرینواس نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ "انہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے تئیں بیرونی اثرات کے ماتحت جنہیں کالجوں سے سروکار نہیں۔ اور نہ ہی طلباء کے نقصان کا احساس ہے اپنے اصل فرائض کے صحیح راستہ سے گمراہ کئے جانے کی اجازت نہ دینی چاہیئے"۔

ہمارے سکولوں کی منضبط فضاء اور کالجوں کی آزاد فضا میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سکول میں طلباء عموماً اپنے اساتذہ اور ولیوں کی کڑی نگرانی میں رہتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ کالج کی حدود میں داخل ہوتے ہیں۔ ان دونوں اثرات سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ یہ تغیر اتنا اچانک ہوتا ہے۔ کہ ایک اوسط درجہ کا طالب علم اپنا توازن کھو بیٹھتا ہے۔ اس سوال کا یہ پہلو ماہرین تعلیم کے ذریعہ واضح کیا جا چکا ہے۔ اور بعض صوبائی حکومتوں سے اس کے انسداد کے لئے ایسی چار سالہ درسگاہیں بھی جاری کر دی ہیں۔ جو ان طلباء کے لئے جو سکول سے کالج میں جا رہے ہوں۔ وسطی مرحلہ کا کام دیتی ہیں۔ بایں ہمہ بعض باتیں طلباء کے نقطۂ نظر سے بھی کہی جا سکتی ہیں طلباء میں آجکل کی بدنظمی کی روح کی تمام تر ذمہ داری انہیں پر عائد نہیں ہوتی۔ وہ ان گردوپیش کے حالات کے شکار ہیں۔ جن میں وہ رہتے ہیں۔ اوسط درجہ کا ہندوستانی اپنے گھر میں سکول میں اور سوسائٹی میں۔ بدنظمی کی فضا میں رہتا ہے۔ اس کے والدین اس کے استاد اور اس کے لیڈر سبھی بدنظم اور غیر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ پھر ایک طالب علم اپنے اندر احترام کی روح پیدا کرے تو کیسے؟ اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ گھر پر۔ سکول میں اور کالج میں نظام کے سوال پر تمام متعلقین خاص توجہ کریں۔ ورنہ ہماری سوسائٹی کا مستقبل درخشندہ نہ ہو سکیگا۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۰ء)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر

"انقلاب عالم جنتری ۱۹۴۱ء" کے مصنف مولوی برکت علی صاحب منجم وجفار لاہور ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۵ پر بعنوان "انبیاء علیہم السلام کی عمریں" بعض انبیاء کی عمریں درج کی ہیں۔

مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کی ہزار سال۔ حضرت شیث علیہ السلام کی ۸۹۲ سال۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی ۵۸۶ سال۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ۹۵۰ سال۔ حضرت صالح علیہ السلام کی ۵۸۶ سال۔ حضرت ذکریا علیہ السلام کی ۳۰۰ سال۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی ۲۲۵ سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ۱۸۰ سال حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ۹۵ سال۔ ان انبیاء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۸۰ سال دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ یہ عمر صحیح ہو یا نہ ہو۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ طبرانی کی حدیث میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی۔

امۃ الرحمٰن بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان

اگر آپ کو ہر قسم کی نئی نئی ادویہ جو طبیہ عجائب گھر میں موجود ہیں۔ ضرورت ہو۔ تو طبیہ عجائب گھر سے خرید سکتے ہیں۔ اگر آپ نے کسی حکیم کا مجوزہ نسخہ تیار کرانا ہو۔ تو انشاء اللہ عمدہ اور خالص اجزاء سے مرکب تیار کیا جائے گا۔ جسے استعمال کر کے آپ محظوظ ہوں گے (فہرست ادویہ مفت طلب کریں)

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحانات کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے دو امتحانات لے چکی ہے۔ پہلے امتحان میں ۲۲۳ اور دوسرے میں ۵۰۷ امیدواران شامل ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک و مفید تحریک کی مقبولیت جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت کی ہے بڑھ رہی ہے۔ جہاں احباب نے ایک چھوٹی سی کتاب کے ذریعہ مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے طریق کو سراہا ہے۔ وہاں خود ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہماری رپورٹ امتحان پر اپنے دست مبارک سے جزاکم اللہ احسن الجزاء تحریر فرما کر اظہار پسندیدگی فرمایا ہے۔ آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ سابقہ طریق کے مطابق ہر سہ ماہی کے بعد امتحان ہوا کرے گا۔ سن ۱۳۲۰ ہش (۱۹۴۱ء) کے امتحانات کی تاریخوں کی تعیین کر دی گئی ہے۔ پہلا امتحان ۱۹ صلح (جنوری) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اس کے لئے کورس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر موسومہ لیکچر سیالکوٹ مقرر کی گئی ہے۔ دوسرا۔ تیسرا اور چوتھا امتحان علی الترتیب ۲۰ شہادت (اپریل) ۶ وفا (جولائی) اور ۱۲ اخاء (اکتوبر) کو ہوگا۔ ان کے لئے کورس کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ ان امتحانات کی تاریخیں ہمارے اگلے سال کے قومی کیلنڈر کے وسط میں جو مہتمم صاحب نشر و اشاعت نے شائع کیا ہے۔ نمایاں جگہ پر درج ہیں۔

قائدین و زعمائے کرام سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں میں جلد از جلد اس امتحان میں شرکت کے لئے تحریک فرمادیں۔ اور شمولیت کے خواہشمند احباب کی فہرستیں بمعہ فیس داخلہ جو ایک پیسہ فی کس ہے بھجوادیں۔

(خاکسار:۔ مشتاق احمد باجوہ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ قادیان)

قابل توجہ جملہ کارکنان جماعت ہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء سے قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک قاعدہ زیر ۲۹ ۸ مندرجہ صفحہ ۲۳۰ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ قادیان حسب ذیل ہے۔

"ہر مقامی جماعت میں مطابق ہدایت ناظر امور عامہ قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا رجسٹر رکھا جانا ضروری ہوگا۔ جس میں ایسے لڑکے لڑکیوں کے ضروری حالات مثلاً عمر۔ ولدیت۔ قوم۔ پیشہ مالی حالت وغیرہ درج ہونگے۔ اور اس کی نقل نظارت امور عامہ میں ارسال کی جایا کرے گی"۔

اس قاعدہ کی رو سے ہر مقامی جماعت اور اس کے عہدہ داروں کے لئے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا رجسٹر اپنی اپنی انجمنوں میں رکھیں۔ جس میں مندرجہ بالا ضروری کوائف درج ہوں۔ نیز یہ ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر انجمن کے عہدہ دار اس فہرست کی ایک مکمل نقل نظارت امور عامہ میں ارسال کریں۔ لیکن دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک عرصہ سے مقامی جماعتوں نے اس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کو خصوصیت سے متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی فہرستیں ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی طرف سے نامکمل فہرستیں موصول ہوئی تھیں۔ وہ بھی مہربانی کر کے مکمل فہرست حسب کوائف مندرجہ بالا تاریخ مقررہ تک ضرور ارسال کریں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خصوصیت سے موقع پر ہی احباب کی رشتہ ناطہ کے متعلق مناسب کارروائی کر دی جائے۔ اور یہ پوری طرح ممکن نہیں۔ جب تک کہ احباب اس قاعدہ کی پورے طور پر تعمیل نہ کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام احباب مقامی عہدہ داروں کے ساتھ اس امر کے متعلق پورا پورا تعاون کریں گے۔

پتے مطلوب ہیں!

مندرجہ ذیل اصحاب جن کے پرانے پتے درج ذیل ہیں کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح پتے سے تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۳۱) چوہدری سلطان علی صاحب مقام دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
(۳۲) ملک عنایت الرحمٰن صاحب A.C. ورکس کیمپور جبل پور سی۔ پی
(۳۳) منشی عبدالغنی صاحب پٹواری حلقہ دھٹوال ڈاک خانہ بھام ضلع گورداسپور
(۳۴) سعادت خان صاحب کھاگڑا ابراہیم پور جیل " مرشد آباد
(۳۵) ملک محمد حنیف خانصاحب چک ۲۲۶ گ ب خان پور براستہ گوجرہ " لائل پور
(۳۶) محمد شفیع صاحب قصبہ مودہا ڈاک خانہ رگول ضلع ہمیرپور (یو۔ پی)
(۳۷) دانشمند احمد صاحب موضع محب بانڈہ ڈاک خانہ پبی ضلع پشاور
(۳۸) محمد جعفر صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول سنگرال ڈاک خانہ خاص ضلع کیمبل پور براستہ ریلوے سٹیشن راولپنڈی
(۳۹) عبدالعزیز صاحب قادر آباد ڈاک خانہ سیانکہ " امرتسر
(۴۰) محمد صدیق صاحب وو دار جیلنگ شوز مرچنٹ چوک بازار دار جیلنگ بنگال

(ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

مقدمہ اصغری بیگم صاحبہ بھاگلپور شہر بنام میاں عزیز الدین صاحب ناتھ نگر ایچ ای سکول ناتھ نگر ضلع بھاگلپور

دعوےٰ برائے خلع

عنوان مندرجہ بالا کے ماتحت ایک مقدمہ محکمہ قضاء قادیان میں دائر تھا جس کی تحقیقات کے لئے محکمہ مذکور نے نائب امیر پراونشل صوبہ بہار کو کاغذات بھجوائے تھے۔ انہوں نے میاں عزیز الدین صاحب کو ایک رجسٹرڈ نوٹس بھجوایا جو انہوں نے بلا وصول کئے واپس کر دیا۔ اس کے بعد محکمہ مذکور کی طرف سے رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی۔ لیکن انہوں نے وہ بھی واپس کر دی۔ اس کے بعد نظارت ہذا کی طرف سے ان کو جوابی رجسٹری بھجواتے ہوئے محکمہ قضاء کے ساتھ تعاون کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ لیکن وہ چٹھی بھی انکاری ہو کر واپس آگئی۔ چونکہ ان حالات کے ماتحت میاں عزیز الدین صاحب کا رویہ سخت نامناسب ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر انہوں نے اپنے رویہ کی تین ہفتہ تک اصلاح نہ کی تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ کی جائے گی

(ناظر امور عامہ۔ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایتھنز یکم دسمبر۔ یونانی حکومت کا اعلان مظہر ہے کہ اس کی افواج نے کوآئیٹزا سے بیس میل آگے ایک اور اہم فوجی مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں اطالوی مورچے تھے۔ اس لئے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ یونانی سپاہی اطالویوں کے سینوں میں سنگینیں گھونپتے ہوئے چھ ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ گئے۔ اس قبضہ سے یونانیوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ جنوبی علاقہ میں بھی یونانی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

بمبئی یکم دسمبر۔ مسٹر جمنا داس مہتہ اور بعض دوسرے لیڈروں نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ اہل ہند کو فیسی ازم کے خلاف برطانیہ کی پوری مدد کرنی چاہیئے فیسی ازم آزادی کا دشمن ہے۔ اور ہر بہی خواہ آزادی کا فرض ہے کہ اسے تباہ کرنے میں مدد دے۔

پٹنہ یکم دسمبر۔ مسٹر ایم۔ این رائے نے جو کانگریس ورکنگ کمیٹی سے مستعفی ہو چکے ہیں، طالب علموں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے مزدور یورپین تہذیب کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور سوشلزم کو ہندوستان میں پھیلانے کے خیال سے بھی ضروری ہے کہ برطانیہ کی پوری مدد کی جائے۔

لاہور یکم دسمبر۔ آج یہاں اینٹی پاکستان کانفرنس کا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے مسٹر ایم۔ ایس اینے نے کہا کہ اس وقت ہندوستان کی حفاظت کا سوال بہت اہم ہے۔ اور اہل ہند کو یہ گتھی سلجھانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ پبلک اور حکومت کو مل کر کوشش کرنی چاہیئے۔ وائسرائے اور وزیر ہند کے بیان پر بحث کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وائسرائے کا یہ قول بالکل ٹھیک ہے کہ ہندوستان کے فائدہ کے لئے بھی اس جنگ میں برطانیہ کی کامیابی ضروری ہے۔ آپ نے کہا وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی تجویز کو رد کرنے میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے سخت غلطی کی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کی کوشش کرے۔

کلکتہ ۳۰ نومبر۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت بنگال میں جو نظربند ہیں ان میں سے مسٹر سبھاش چندر بوس نے بندرہ دیگر اشخاص کے ساتھ آج بھوک ہڑتال کر دی۔ انہوں نے خاص سلوک کا مطالبہ کیا تھا۔ جو نہ پورا ہو سکنے کی وجہ سے ہڑتال کر دی۔ ایک کو جبراً خوراک دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ بخارسٹ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ رومانیہ کی نازی پارٹی آئرن گارڈ اور سرکاری فوج میں کئی جگہ تصادم ہوا۔ جن میں دو ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ مرنے والوں میں زیادہ تعداد یہودیوں کی ہے۔ شاہ مائیکل ملک سے بھاگ گئے ہیں۔ ان کی والدہ پہلے ہی بھاگ کر جا چکی ہیں۔ اس سفاکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر برطانیہ میں رومانوی سفارت کے اکثر ارکان نے استعفے دیدیئے ہیں۔ جنرل انٹانسکو نے حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس اور فوج کو ہنگامی اختیارات دیدیئے ہیں۔ تمام بڑی بڑی سرکاری عمارتوں اور دیگر اہم مقامات پر فوج کا پہرہ لگا دیا گیا ہے اس انارکی میں ہٹلر کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے جرمن سپاہی دھڑا دھڑ رومانیہ پہنچ رہے ہیں۔

دہلی ۳۰ نومبر۔ نام نہاد آل انڈیا مجلس احرار کے ڈکٹیٹر مولوی غلیل الرحمن کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امرتسر ۳۰ نومبر۔ آج شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا سالانہ جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں ماسٹر تارا سنگھ صاحب دوبارہ پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے اجلاس میں کئی ریزولیوشن بھی پاس ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم کر کے دربار صاحب امرتسر کا انتظام بھی اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جہلم ۳۰ نومبر۔ غلہ منڈی کے ایک سرکردہ آڑھتی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اس لئے گرفتار کر لیا گیا ہے کہ اس نے مقامی تحصیلدار کو مہنگے بھاؤ جنس فروخت کی تھی۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ تمام منڈی میں ہڑتال ہو گئی۔

ٹوکیو ۳۰ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان گورنمنٹ نے نانکن گورنمنٹ کو چین کی نیشنل گورنمنٹ تسلیم کر لیا ہے۔ مانچوکو اور نانکن گورنمنٹ نے بھی ایک دوسرے کو تسلیم کر لیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے اعلان کیا ہے کہ اس سے ان کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ بدستور جنرل چیانگ کائی شیک کی حکومت کو جائز تسلیم کرتی ہیں۔ جاپان و چین کے اس معاہدہ کی رو سے جاپان کی بحری فوج ایک کافی عرصہ تک چینی علاقہ میں رہے گی۔ نیز پیدل فوج بھی کمیونزم کی روک تھام کے لئے شمالی علاقوں میں رکھی جائے گی۔

لنڈن یکم دسمبر۔ رومانیہ میں جو اس وقت گڑبڑ مچی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری اس سے فائدہ اٹھا کر ٹرانسلوینیا کا وہ علاقہ بھی ہتیا لینا چاہتا ہے۔ جو ویانا کے فیصلہ کے رو سے نہیں مل سکا تھا۔

جنرل ڈیگال نے ایک براڈکاسٹ پیغام میں کہا ہے۔ کہ اس وقت ہمارے پاس ۳۵ ہزار ٹرینڈ سپاہی۔ بیس جنگی جہاز ایک ہزار ہوا باز اور ۶۰ تجارتی جہاز ہیں۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم زور بازو سے فرانس کو آزاد کرائیں گے

بمبئی یکم دسمبر۔ مسٹر جمنا داس مہتہ اور بعض دیگر لیڈروں کی ایک اپیل کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے تجویز کی ہے کہ جن صوبوں میں ڈیڈ لاک پیدا ہو چکا ہے۔ ان میں ملی جلی وزارتیں قائم کی جائیں اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو وہاں غیر سرکاری مشیر مقرر کر دئے جائیں۔ جن کو وزراء کے اختیارات حاصل ہوں۔ وائسرائے کی

ایگزیکٹو کونسل کو بڑھا دیا جائے۔ اور جنگی مشاورتی بورڈ قائم کیا جائے۔ اور اگر ان تجاویز پر عمل نہ ہو سکے۔ تو صوبوں نیز مرکزی اسمبلی کے لئے عام انتخابات کرائے جائیں۔ تا عوام الناس کی رائے کا علم ہو سکے۔

کلکتہ یکم دسمبر بنگال یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے ایک تقریر میں کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ظلم۔ زیادتی اور بے انصافی کے خلاف تلوار نہ اٹھانا اس ملک کی حقیقی تعلیم نہیں

ایتھنز یکم دسمبر یونانی حکومت نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ البانیہ کے لوگ ایسے کارنامے سرانجام دے رہے ہیں۔ جو ہمیشہ تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ ایڈریاٹک سمندر کے البانوی علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ انہوں نے البانیہ کی ایک اہم بندرگاہ پر شدید گولہ باری کی ہے اطالویوں کا بہت سا سامان جنگ بھی یونانیوں کے ہاتھ آیا ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ سامان جنگ کی خرید کے متعلق امریکہ اور یونان میں معاہدہ ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ امریکہ بھی یونان کی مدد کرے گا۔

لاہور یکم دسمبر۔ اینٹی پاکستان کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ جس میں اس سکیم کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ جو بھی آئین بنے اس میں اقلیتوں کے لئے خاص سلوک کی گنجائش نہ رکھی جائے۔ اور مشترکہ انتخابات کئے جائیں۔ ہاں اگر ضرورت ہو تو اقلیتوں کی نشستیں مخصوص کر دینی چاہئیں۔ صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ سب صوبوں میں ایسی سٹینڈنگ کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ جو اس تجویز کی مخالفت کے لئے عوام الناس کو تیار کریں۔

ایتھنز یکم دسمبر۔ اٹلی کی فوجیں البانیہ میں یوگوسلاویہ کی سرحد سے لے کر جیرو ڈ ایڈریاٹک تک نئے مورچے قائم کرنے کی کوشش میں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سال نو اور کرسمس کی تعطیلات کے لئے رعایت

آنے والی کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔ یہ واپسی ٹکٹ ۱۴ر جنوری ۱۹۴۱ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

کرایہ کی شرح حسب ذیل ہے

اول اور دوم درجہ ۱ ۱/۳ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

پروگرام

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب جو سندھ تشریف لے گئے ہیں ان کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۳ر دسمبر قیام احمد آباد

۴ر دسمبر روانگی از احمد آباد برائے میر پور خاص } پتہ معرفت پیارے لعل شو شرنداس

۵ر دسمبر قیام میر پور خاص } ہرد کرز میر پور خاص

۶ر دسمبر روانگی میر پور خاص سے حیدر آباد سندھ کو پتہ معرفت شیخ عبد الغنی صاحب ٹرانزٹ سپروائزر ریلوے

۷ و ۸ دسمبر کراچی معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب

—جوائنٹ ناظر بیت المال قادیان

ضرورت

مجھے اپنے دفتر امور خارجہ کیلئے ایک ایسے تجربہ کار بی۔ اے پاس کلرک کی ضرورت ہے جو انگریزی۔ اردو میں ڈرافٹ تیار کر سکتا ہو اور دفتری کام سے پورے طور پر واقف ہو۔ خواہشمند احباب درخواستیں معہ نقول سرٹیفیکیٹ اپنی جماعت کے امیر پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ فوراً مجھے بھجوا دیں۔ درخواست میں اپنے سابقہ کام کا بھی ذکر کیا جائے۔ کہ کیا کرتے رہے ہیں تنخواہ [illegible] ناظر امور خارجہ قادیان

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا۔ چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔

۸۱۷ء کو فون کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنے کے بدلہ میں بجا لاتی ہے۔

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۵۷۲۳ منکہ خورشید احمد خورشید ولد چوہدری نواب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳۲ دھنی دیو ڈاکخانہ خاص بہ راستہ پکا انا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت لفضل تعالیٰ میرے والد صاحب حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ مگر میں اسوقت منور آباد و سندھ میں بمشاہرہ سولہ روپے پر ملازم ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے حضرت اقدس کی طرف سے ایک من غلہ بطور عطیہ ماہوار ملتا ہے۔ جس کی قیمت اندازاً تین روپے ہے گویا کل ماہوار آمد انیس روپے ہے۔ میں بشرح صدر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد میں نے پیدا کی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ العبد خورشید احمد خورشید حال منشی منور آباد ڈاکخانہ سامارو ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد عبد الرحمٰن احمدی بی۔ اے ٹیچر چک ۳۳۲ دھنی دیو گواہ شد ملک عبد العزیز انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۵۷۲۴ منکہ عبد الرحمٰن ولد خلیفہ نور دین صاحب قوم غوری پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ پیر مٹھا جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ماہ نبوت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت ۸۰/۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہوں اس کے علاوہ میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ہاں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت کا ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ کل واجب الوصول حصہ میں سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد خلیفہ عبد الرحمٰن اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹمز اینڈ اکسائز سرائے صفا کدل سری نگر کشمیر گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال گواہ شد عبد الواحد ایڈیٹر اخبار اصلاح سری نگر کشمیر۔

دوائی اٹھرا

محافظ جنین اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیضہ۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین و خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ ۱ء مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

آنکھوں کا محافظ

ہربورول

ہمالیہ کی بوٹیوں کی اکسیر

ہربورول نمبر ۱ برائے موتیابند۔ پڑوال جالا چھ دھند غبار ہربورول نمبر ۲ برائے ککرے اندھراتا ضعف چشم آشوب چشم۔ ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایسی نایاب دوائی دنیا میں کہیں نہ ملے گی۔

قیمت نمبر ۱ دو روپے نمبر ۲ ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہربولین فارمیسی ڈاکخانہ سری ہرگوبند پور (پنجاب انڈیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah